بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱)۔۔۔۔مریض کو خون دینے کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ:

۱۔۔۔جب خون دینے کی ضرورت ہو یعنی کسی مریض کی ہلاکت کا خطرہ ہو، اور ماہر ڈاکٹر کی نظر میں اس کی جان بچنے کا اس کے سوا کوئی راستہ نہ ہو تو خون دینا جائز ہے۔

۲۔۔۔جب ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دینے کی حاجت ہو، یعنی مریض کی ہلاکت کا خطرہ نہ ہو لیکن ماہر ڈاکٹر کی نظر میں خون دیئے بغیر صحت کا امکان نہ ہو اس وقت بھی خون دینا جائز ہے۔

۳۔۔۔جب خون نہ دینے کی گنجائش ہے یعنی مریض بغیر خون دیئے بھی صحت یاب ہو سکتا ہے تو اس صورت میں بھی دینا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے۔

۴۔۔۔جب خون دینے سے محض زینت مقصود ہو یعنی جب ہلاکت یا مرض کی طوالت کا اندیشہ نہ ہو بلکہ محض قوت بڑھانا یا حسن میں اضافہ کرنا مقصود ہو تو ایسی صورت میں خون دینا ہرگز جائز نہیں۔(ماخذہ جواہر الفقہ ۲/۴۷)

(۲)۔۔۔۔مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق اگر کوئی ماہر ڈاکٹر کسی عورت کو خون دینے کی تجویز دے تو اس کو کسی نامحرم مرد کا خون دینا بھی جائز ہے۔

الفتاوی الهندية – (۵ / ۳۵۵)

ولا بأس بأن يسعط الرجل بلبن المرأة ويشربه للدواء وفي شرب لبن المرأة للبالغ من غير ضرورة اختلاف المتأخرين كذا في القنية۔ واللہ اعلم بالصواب

بندہ سید شجاعت علی شاہ عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۵۔شعبان۔۱۴۳۳ھ

۱۷۔جولائی۔۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

۲۲/۸/۱۴۳۳

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ

۲۶/۸/۱۴۳۳

الجواب صحیح

۲۸/۸/۱۴۳۳

دار الافتاء